خاتمہ مقدمات مبحث اثبات نبوت

اعتراض ہوسکتا ہے۔

(۴) اسی جواب مین معترض کے اعتراض دوم (کا اگر یہہ صفات فطری ہین تو نبوت و ہدائیت عبث ہے) کا جواب بہی ادا ہوا۔ اسمین بیان ہوچکا ہے کہ ان صفات کے فطری ہونیکے یہہ معنے نہین کہ ان صفات و افعال کے وجود کیلئے صرف فطرت انسانی بلا اسباب خارجی کافی ہے۔ اور سابقاً بصفحہ (۳۵) بیان ہوچکا ہے کہ ملکیۃ و بہیمۃ کے لوگون کی فطرت مین داخل ہونیسے لازم نہین آتا کہ لوگ ان صفات کے مناسب کام کرنے مین مجبور رہین اور بصفحہ (۵۶) بیان ہوا ہے کہ اصول سعادۃ کا حصول و زوال و نقصان و کمال اسباب و وسائل سے ہوسکتا ہے۔ اور یہہ امر بہی عین مقتضائے فطرت ہے۔ اس بات سے معترض کا اعتراض دوم باطل ہوتا ہے۔ اور ثابت ہوتا ہے کہ لوگون کو اپنی فطرت کے مقتضاء پر چلنا یا نہ چلنا اسباب خارجی سے تعلق رکہتا ہے جسکے سبب انکی فطری بہیمیت کا تابع روحانیت ہوجانا اور فطری روحانیت کا تابع بہیمیت ہوجانا ممکن ہے اس نظر سے انکو روحانیت کے تابع ہونیکے لئے ہدائیت و تعلیم کی ضرورت ہے۔

(۳) اسمین اسکے اخیر اعتراض کا جواب بہی آگیا جسکا حاصل یہہ ہے کہ دعوت و تعلیمات انبیاء فطرت انسانی کے موافق ہین اور وہ فطرت تعلیم کی خود مقتضی ہے۔ فطرت کوئی امر ایسا مشخص جسمین اسباب خارجی کا اثر ممکن نہین بلکہ وہ محض قابلیت و صلاحیت کا نام ہے جسمین تعلیم و ہدایت اثر کرسکتی ہے۔ ان آخر دونون اعتراض کو مسئلہ تقدیر سے بہی پورا تعلق ہے اسلئے انکا پورا فیصلہ بحث تقدیر مین ہوگا۔ جسکا بیان بعد اثبات نبوت تعلیمات نبوت کی تفصیل مین آویگا انشاء اللہ تعالے۔

اس بحث سے مضمون تشریح دوم کا بلا غبار و مزاحمت صحیح ہونا ثابت ہوا- اور معلوم ہوا کہ واقع اور نفس الامر مین بعض اشیاء و افعال ایسے ہین جنکو باقتضاء فطرت انسانی انسان کی طبیعت یا روحانیت کے لئے مفید اور نیک کہا جاسکتا ہے - اور بعض اشیاء و افعال ایسے ہین جنکو بحکم فطرت انسانی مضر و مفید کہا جا سکتا ہے

سوم تشریح اس امر کی کہ انسان بزبان فطرت نیک کام کرنے اور بد نکرنے سے مامور ہونا چاہتا ہے

تشریح اول مین بخوبی ثابت ہوچکا ہے کہ انسان بہیمی و روحانی صفات کا محل ہے اور ان دونون قسم کے مناسب اپنی قوت عقلیہ و عملیہ سے کام لینے کا مادہ اسمین موجود ہے - اسکی سعادت مقتضائے انسانیت بلکہ مناط انسانیت یہی ہے کہ وہ بہیمیت کو انسانیت کے تابع کرے اور دونون قوتون سے روحانیت کے مناسب کام لے اور جو کام بہیمیت کے مناسب لے اسمین بہی روحانیت کی رعایت ہاتھ سے ندے - اور تشریح دوم مین ثابت ہوچکا ہے کہ روحانیت کے مناسب افعال انسان کیلئے بحکم فطرت انسانی مفید و نیک ہین - اور اُسکے مخالف افعال مضر و بد ہین - ان دونون تشریحون سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انسان بزبان فطرت سائل و خواستگار ہے کہ وہ نیک کام کرنے و بد نکرنے سے مامور کیا جاوے - غذا مناسب کہانے و شکر نعمت ادا کرنیکا اسکو حکم دیا جاوے اور زہر کہانے اور ناشکری کرنے سے روکا جاوے - جیسے گوشت خور پرندہ اور درندہ بلسان فطرت سوال کرتا ہے کہ مجہے گوشت کہانے کا حکم دیا جاوے اور گھاس کھانے سے روکا جاوے - اور چوپایہ جانور بزبان فطرت سائل ہے کہ مجہے گہاس کہانیکا حکم دیا جاوے اور گوشت کہانے سے ممانعت ہوجاوے اور چہری سوال کرتی ہے کہ مجہے کسی چیز کے کاٹنے کا حکم ہو اور سوئی کہتی ہے کہ مجہے کپڑا

سینے کا ارشاد ہو - علے ہذا القیاس۔

انسان اور ان چیزوں کے سوال مین فرق یہہ ہے کہ یہہ چیزین اپنی فطرت سے ملوف محض طبعاً و اضطراراً افعال کرنیکا سوال کرتی ہین اور حضرت انسان بعض افعال کو طبعاً بغیر کو اختیاراً کرنے کا خوستگار ہے جس اختیار کے ساتہہ اُسکی اقتضار و صلاحیت فطرت کا بہی دخل ہے - اور نیز ان چیزون کو اس سوال کے جواب مین طبعی الہام سے حکم وارشاد ہوتا ہے - اسی نظر سے اس حکم کو صرف حکم طبعی یا الہام جبلی کہا جاتا ہے -

اور انسان کو اس سوال کے جواب مین عقل و فکر و کسب و نظر و تعلیم و تعلم (ظاہری اسباب سے ہو خواہ غیبی القار سے (جسکو دوسرے محاورہ مین وحی الہام سے تعبیر کیا جاتا ہے) کے ذریعہ سے وہ حکم صادر ہوتا ہے جیساکہ اسکو بعض امور طبعی مین (جو صرف طبعیت سے سرزد ہوتے ہین اور وہ اور حیوانات مین بہی پائے جاتے ہین) بواسطہ الہام طبعی اس حکم کا صدور ہوتا ہے -

ان تشریحات ثلثہ سے مضمون مقدمہ سابعہ (جو نمبر - جلد ۴ مین بیان ہوا ہے) ثابت ہوا - اور معلوم ہوا کہ انسان اپنی فطرت و زبان حال سے اپنے خالق و قیوم کی جناب مین استدعا کر رہا ہے کہ وہ نیک و بد کام کرنے و نہ کرنیسے مامور و منہی کیا جاوے اور وہ نیک و بد کی عمل و تمیز مین مہمل و بیکار و ہر کام مین بہائم و حیوانات کی طرح خود مختار نہ چہوڑا جاوے -

مقدمہ ثامنہ مبدء فیاض مین بخل نہین ہے -

تشریح

خداوند خالق و قیوم عالم کی ذات بابرکات (جو مبدء فیض جملہ کائنات ہے) مین یہہ بخل نہین ہے کہ جس کام کے لائق موجودات عالم کو آپنے بنایا ہے وہ کام انسے نہ لے اور اس کام کے وسائل و اسباب انکے لئے پیدا نکرے - بلکہ

ہر چیز کو جس کام کے لائق کیا ہے اس سے اُسنے وہ کام لیا ہے اور اس کام کے اسباب و وسائل کو بہم پہنچا دیا ہے اور یہہ امر اُسکے خالق و مدبّر و قیوم ہونیکے لوازمات سے ہے اسمین مخلوق کا کوئی ذاتی استحقاق و دعویٰ خدای تعالےٰ پر نہین ہے۔

تمثیلات

خدائے تعالےٰ جب بچہ کو دودہ پینے کے لایق کرتا ہے تو اُسکو دودہ دیتا ہے۔اور اُس سے دودہ چوسنے کا کام لیتا ہے۔ اور جب دانت عطا فرماتا ہے جو کاٹنے اور چبانیکے لائق ہین تو روٹی کہانے اور کہانے کا ارشاد کرتا ہے۔ اور اُسکے وسائل و اسباب بہم پہونچاتا ہے۔

(۲) مچہلی کو پانی مین پیرنے کے لایق کیا ہے تو پانی کو اُسکے رہنے کا محل بنا دیا ہے اور اس سے تیرنے کا کام لیا ہے۔

(۳) پرندہ جانوروں کو اُڑنے کے لایق پیدا کیا ہے تو جو فلک کو انکے پرواز کا محل بنا دیا ہے اور اُڑنے کے لئے پر دیدئے ہین۔

اسی قسم کی صدہا مثالین ہین جو موجودات عالم اور انکے حالات وصفات مین نظر کرنیسے کس و ناکس کی سمجھہ مین آسکتی ہین۔

بعض چیزون سے بعض اوقات ایک کام (جو اکثر اوقات و احوال مین اُسکے لائق و مناسب معلوم ہوتا ہے) نہ لینا اور اسکے وسائل و اسباب کو توڑ دینا بلکہ اسباب و وسائل مخالفہ کا بہم پہونچا دینا (جیسے ایک مچہلی کو پانی سے ساحل بحر پر ڈال دینا یا صیاد کے جال مین پہنسا دینا اور کسی آنکہہ کو (جو دیکہنے کے لائق ہے) داخلی یا خارجی اسباب سے نابینا کر دینا وعلےٰ ہذا القیاس) اس عام قانون کو نہین توڑتا۔ کسی چیز مین ایک خاص فعل اور اسکے اسباب کا نہ پایا جانا دوسرے فعل اور اسکے اسباب کی تاثیر و مزاحمت سے ہوتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس چیز مین مختلف

افعال کی صلاحیت ولیاقت پائی جاتی ہے جنکے اسباب بہی مختلف ہین۔ اس سے اِس قانون کی اور بہی تائید وتصدیق ہوتی ہے کہ اس چیز سے کوئی نہ کوئی کام لینا ضروریات سے ہے اسکو محض مہمل وبیکار چہوڑنا حکمت خداوندی کے مخالف ہے اسی مچہلی کو۔ (جسکے لئے پانی مین تیرنا اور پانی مین رہنا مناسب سمجہا گیا تہا) دیکہو تو اسکا ایک کام یہہ بہی ہے کہ وہ شکار کی جاوے اور کہانے مین آوے اور اس کام کے اسباب و وسائل بہی ہین کہ وہ دریا کے کنارہ پر آپڑے یا جال مین آپہنسے نہ یہہ کہ وہ دریا مین تیرتی رہے پس اس مچہلی کا کسی وقت دریا مین نرہنا اور نہ تیرنا اس قانون کو کہان توڑتا ہے۔

الحاصل جن کامون کے لئے کوئی چیز پیدا ہوتی ہے ان کامون سے بحسب مقتضیات اوقات واسباب کوئی نہ کوئی کام اس چیز سے لینا اور اس کام کے اسباب و وسائل کو اس کام کے لئے متوجہ وموجود کردینا لوازم ربوبیت وقیومیت خداوندی سے ہے جس سے رکنا بخل کہلاتا ہے جو اُس فیاض کے شان سے بعید ہے۔

مقدمہ تاسعہ روح کو جسم پر شرف فضیلت ہے بناءً علیہ روح کی تربیت ورعایت جسم کی تربیت ورعائت سے زیادہ تر مقتضائے ربوبیت وقیومیت خداوندی ہے پس جن صفات وکمالات کی لائق خدانے روح کو بنایا ہے ان صفات وکمالات کے مناسب روح سے کام لینا اور اُسکے اسباب و وسائل بہم پہونچانا اور اس امر سے بخل نکرنا (چنانچہ مقدمہ ثامنہ مین ثابت ہوچکا ہے) زیادہ تر لوازم ربوبیت وقیومیت خداوندی سے ہے اور یہہ کہنا یا یہہ خیال کرنا کہ خدانے جسم وجسمانیات کے مناسب تو انسے کام لیا ہے اور سامان بہم پہونچا دیا ہے پر روح کے مناسب روح سے کام لینے اور اُسکے سامان بہم پہونچا دینے سے بخل کیا ہے۔ اور روح کو اُسکے صفات وکمالات سے بیکار ومہمل چہوڑدیا ہے پرلے سرے کی جرات وگستاخی ہے وخباب باری مین بدگمانی ہے کیا یہہ کہنا تعجب وجرات کی بات نہین ہے کہ خدا تعالے نے گدہے گوکہاس کہانا اور لیدکرنا سکہایا ہے

اور روحانی مخلوق کو اپنے ہمجنسوں سے خوش خلقی اور اپنے خالق کی جناب مین فروتنی سے پیش آنا نہین سکہایا امر اول مین فیض مبذول فرمایا ہے امر دوم مین بخل کیا ہی یہہ بات بجز ایسے لا یعقل کے جو گدہے کو انسان سے افضل جانے - اور خوشخلقی و فروتنی کو لید کرنیسے بہتر سمجہے کون تجوکر سکتا ہے ؟

مقدمہ عاشرہ - منجملہ اسباب و وسائل علم جیسا کہ حواس خمسہ اور بوسطہ انکے مشاہدہ ہے ویسے ہی خبر صادق کی خبر ، و عقل بہی ہے (اسی شرط و تفصیل سے جسکا بیان اشاعۃ السنہ نمبر ۷ جلد ۲ مین گذرا)

مخبر صادق کی خبر سے ایسی خبر مراد ہے جسکا جہوٹ ہونا بحکم عادت یا شہادت عقل محال ہو - جیسے ہزارون اشخاص کا کسی شہر یا شخص کے وجود سے خبر دینا - یا کسی ایسے شخص کا جسکی صداقت مشاہدہ و تجربہ سے ثابت ہوا ور اس سے صدور کذب بحکم عقل یا عادت محال ہو کسی چیز کے وجود سے خبر دینا -

فرض کرو ایک شخص ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے / ہوش سنبہالتے ہی ایسا سچ بولنے لگا کہ سچ منجملہ اُسکے طبعی (یا فطری) صفات کے ہوگیا - ابتدا سے اخیر عمر تک اُسنے ایک جہوٹ نہ بولا باوجودیکہ اسکو جہوٹ بولنے کا کام بہت پڑا پہر بہی وہ جہوٹ پر طبیعت سے قدرت نہ پا سکا اور زبان نہ ہلا سکا ایسے شخص کی خبر کو بحکم تجربہ و مشاہدہ و دلالت عقل کے ضرور ایک چیز کی علم کا موجب و سبب مانا جاویگا -

مقدمات مبحث اثبات نبوت تمام ہوئے - آئندہ ہم تقریر اثبات نبوت تحریر میں لانا چاہتے ہین - مگر قبل تحریر اس تقریر کے ایک اشتہار جاری کرنا چاہتے ہین جسکا یہ مضمون ہو کہ موافق و مخالف جو چاہے بنظر ہدایت صواب یا بقصد رد و جواب شروع تحریر سے پہلے اُن ان مقدمات پر نکتہ چینی کرلے - تقریر اثبات نبوت شروع ہونیکے بعد ان مقدمات مین کلام نکرے